

امام ابوداؤد

۲۰۲ تا ۲۴۵ھ

جناب عبدالرشید عراقی صاحب

نام و نسب | نام سلیمان بن اشعث بن اسحاق کُنتیت ابوداؤد۔ سینان کے رہنے والے تھے۔

سینان کا عرب سجتان ہے۔ اس لیے وطن کی طرف منسوب ہو کر سجتان کہلاتے۔

تحصیل علم | امام صاحب نے جب ہوش سنبھالا تو اس وقت علم حدیث کا حلقہ بہت وسیع ہو چکا تھا اور

علم حدیث اکناف عالم میں پھیل چکا تھا۔ آپ نے اس وقت کے تمام مشہور اساتذہ سے اکتساب علم کیا۔

اساتذہ و شیوخ | حافظ ابن حجر نے امام صاحب کے اساتذہ کی تعداد تین سو سے زائد بتائی ہے، تاہم

ان کے مشہور اساتذہ یہ ہیں۔ امام احمد، ابوالولید طباطبائی، مسلم بن ابراہیم اور یحییٰ بن معینؒ

تلامذہ | آپ کے تلامذہ بھی اپنے زمانے کے اساطیر بن گئے۔ امام ترمذی اور امام نسائی ان کے ارشد

تلامذہ میں سے تھے۔

زہد و تقویٰ | امام ابوداؤد فقہ، حفظ حدیث، زہد و عبادت، یقین توکل میں کتنا عظیم روزگار تھے۔

۱۵۳

۱۵۳ ص ۲

۲۵۴

ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ ورع و تقویٰ، عفت و عبادت کے بہت اُونچے مقام پر فائز تھے۔ حافظ موسیٰ بن جابر و حضرت امام صاحب کے فضل و علم کا اعتراف ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ:

ابو داؤد دُنیا میں حدیث کے لیے اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا کئے گئے تھے

میں نے اس سے افضل کسی کو نہیں دیکھا۔

امام حاکم کی رائے یہ ہے کہ ”امام ابو داؤد بلا شک و ریب اپنے زمانے میں محدثین کے امام تھے۔“

امام ابو داؤد کا مسلک | اس بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ اُن کا مسلک کیا ہے۔ کیا محدثین کے ساتھ ہمیشہ ہی ہوتا رہا ہے کہ مختلف مسلک والوں نے اُن کو اپنے مسلک کا حامی یا پیرو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

السید نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) نے لکھا ہے۔ کہ امام ابو داؤد شافعی تھے۔^۱ مولانا السید محمد انور شاہ صاحب کشمیری (م ۱۹۳۳ھ) بحوالہ امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ امام ابو داؤد حنبلی تھے اور مولانا خلیل احمد بہارن پوری (م ۱۳۲۶ھ) فرماتے تھے کہ امام ابو داؤد کے سنن و تراجم پر غور کرنے کے بعد اس میں شک کی گنجائش نہیں رہتی کہ امام موصوف نے اپنی سنن میں بہت سے مقامات پر دوسری ثابت و معروف روایات کے مقابلے میں ان احادیث کو ترجیح دی ہے جن سے امام احمد کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔

تصنیفات | سنن ابو داؤد - سنن تراویل، الرد علی القدریہ، النسخ و المنسوخ، ماتفر وہ اہل التفسیر فضائل الانصار، مسند مالک بن انس، المسائل بمعرفۃ الاوقات والاعیاد، کتاب بدء الوحی۔

سنن ابی داؤد ان کی سب سے زیادہ اہم کتاب ہے۔

سنن ابو داؤد | سنن ابو داؤد کی ترتیب و تسوید حضرت امام کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اس کے

۱۔ مرقاة جلد ۱ ص ۲۲

۲۔ محدثین عظام اور اُن کے علمی کارنامے - ص ۳، ۱

۳۔ فیض الباری

۴۔ انتخاب النبلا

۵۔ دنیاات الاعیان جلد ۲ ص ۱۳۹

۶۔ تہذیب التہذیب جلد ۱ ص ۴۹

۷۔ بذل الحمد جلد ۱ ص ۴۰

زمانہ تالیف کا صحیح تعیین نہیں کیا جاسکا۔ تاریخ اس بار سے ہیں خاموش ہے۔
ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ:-

”جب امام ابوداؤد سنن کی تالیف سے فارغ ہوئے تو اُس کو اپنے استاد
حضرت امام احمد بن حنبل کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے اُس کو بہت پسند کیا۔ اور امام
احمدؒ کا سن وفات ۲۴۱ھ ہے۔ اس سے اُن زود کیا جاسکتا ہے کہ اُس وقت تالیف
سے فارغ ہو چکے تھے اور سنن کی تالیف ۲۴۰ھ سے پہلے ہے۔“

سنن ابوداؤد کی وجہ تالیف | امام ابوداؤد نے جس زمانے میں آنکھیں کھولیں تو انہوں نے ضرورت محسوس
کی کہ قرآن حدیث میں ایک نئے انداز کی کتاب کی گنجائش ہے۔ جس میں ان احادیث کا استیصال ہو، جن سے
ائمہ فن نے اپنے مذاہب پر استدلال کیا ہو۔

علامہ ابن القیم (م ۷۵۰ھ) فرماتے ہیں کہ:-

”حفاظ حدیث کی ایک جماعت ایسی تھی جس نے ضبط و حفظ میں پوری توجہ کی۔

لیکن اُس نے نہ تو مسائل کے استنباط کی طرف توجہ کی، نہ تو ان خزانوں سے احکام نکالنے کی

کوشش کی جو سرمایہ حدیث نے محفوظ کر رکھا تھا۔ اس کے مقابل ایک جماعت ایسی تھی جس

نے اپنی پوری توجہ استنباط مسائل اور اُس میں غور و فکر کی طرف رکھی۔“

اُس وقت ایک ایسی جماعت معرض وجود میں آچکی تھی جو صرف احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو روایت کرتی تھی اور یہ جماعت ائمہ مجتہدین کی فقہی باریکیوں سے ناواقف تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ
ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا جنہوں نے ائمہ پر نقد و جرح شروع کر دی۔ اس کا ثبوت کتب تاریخ میں موجود
ہے، جیسے کہ ابو حاتم رازی نے امام شافعیؒ پر سخت تنقید کی اور فرمایا:-

”امام شافعیؒ فقیہ ہے۔ لیکن حدیث سے ناواقف۔“

اس لیے امام ابوداؤد نے فقہاء کے استدلال کو اپنی کتاب میں جمع کرنے کی کوشش کی۔ اس پر

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

”کہ ان کا مقصد یہ تھا کہ ایسی احادیث کو یک جا کر دیں جس سے فقہاء استدلال

کرتے ہیں۔“

سنن کی مقبولیت | سنن کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اسی کو ہر زمانے کے علمائے کرام اور فقہائے عظام نے قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ امام ابن القیم کی رائے یہ ہے کہ:-

”امام ابو داؤد نے ایسی کتاب لکھی ہے جو مسلمانوں کے درمیان حکم ثابت ہوئی اور

اختلافی مسائل میں فیصلہ کن ٹھہری۔“

تعلیم کے اعتبار سے سنن ابو داؤد | تعلیم کے اعتبار سے اس کا مقام معلوم کرنے سے پہلے صحاح ستہ کا صحاح ستہ میں مقام کے مقاصد کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ چونکہ مؤلفین صحاح ستہ نے اپنے ذوق کے مطابق اپنی اپنی کتابوں میں انتخاب کیا ہے۔

امام بخاریؒ کے پیش نظر طریق استنباط و استخراج مسائل ہے۔ جو ان کے تراجم ابواب سے ظاہر ہے۔ اہل درس کا مشہور مقولہ ہے کہ ”بخاری کی ساری کماٹی ان کے تراجم میں ہے۔“

امام مسلم نے اپنی کتاب میں صحیح احادیث کو مختلف اسانید سے یکجا بیان کر دیا ہے۔

امام ابو داؤد نے ائمہ فن کے مستدلات کو موضوع قرار دیا۔

امام ترمذی کا مقصد بیان مذاہب ہے۔

امام نسائی کی غرض علل حدیث پر تنقید کرنا ہے۔

امام ابن ماجہ نے غیر معروف روایات کو بیان کرنا اپنے پیش نظر رکھا۔

اوپر کی عبارت سے ہمارے سامنے ان کتابوں کے اغراض و مقاصد آگئے ہیں۔ اس لیے احادیث کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے مولانا سید انور شاہ مرحوم صدر مدرس دارالعلوم دیوبند نے جو نصاب بنایا ہے اس کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے مولانا سید انور شاہ فرماتے ہیں:-

سہ حجتہ اللہ البالغہ جلد ۱ ص ۳۵۰

سہ محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص ۱۷۷

سہ تدریب الراوی

” مشکوٰۃ شریف کے بعد ترمذی کی تعلیم دینی چاہیے۔ کیونکہ سب سے پہلے طالب علم کو ائمہ کے مذاہب معلوم ہونے چاہییں۔ پھر مزید بہ آن ائمہ کے دلائل جاننے کی ضرورت ہے، اس کے لیے سنن ابو داؤد کا وظیفہ ہے۔ پھر طریق استنباط و طرز استدلال معلوم ہونا چاہیے۔ اس کے لیے صحیح بخاری کا وظیفہ ہے۔ پھر اس کے بعد مزید تائید کے لیے مسلم شریف کو پڑھنا چاہیے، کیونکہ وہ صحیح احادیث کو مختلف اسانید سے یکجا روایت کرتے ہیں۔ پھر علی حدیث جاننے کے لیے نسائی کا مقام ہے۔ جہاں وہ ہذا ہنکر و ہذا اصواب کہتے ہیں۔ پھر کھرے اور کھوٹے جاننے کے لیے سنن ابن ماجہ کا درجہ ہے۔“

اس گفتگو سے اب یہ بالکل واضح ہو گیا کہ تعلیم کے لحاظ سے سنن ابو داؤد کا درجہ ہے۔
 صحاح ستہ میں صحت کے لحاظ سے سنن ابو داؤد کا مقام
 یہ بات متفق علیہ ہے کہ بخاری مسلم کو سنن ابو داؤد پر صحت کے لحاظ سے
 فضیلت حاصل ہے، لیکن اس کے بعد کی ترتیب میں علماء کا اختلاف
 ہے۔

مولانا انور شاہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے نسائی کو تیسرا درجہ دیا ہے اور بعض نے جامع ترمذی کو۔
 حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۹۹ھ) نے جہاں کتب حدیث کے طبقات بیان فرمائے ہیں، وہاں سنن ابو داؤد کو دوسرے طبقے میں شمار کیا ہے۔
 صاحب مفتاح السعادة نے بھی سنن ابو داؤد کو صحیح مسلم کے بعد رکھا ہے۔
 تعداد روایات | سنن ابو داؤد کی روایات کی تعداد ۴۸۰۰ ہے، مزید بہ آن ۶۰۰ مراسیل بھی ہیں۔
 اصل دین | امام ابو داؤد کی نظر حدیث و سنت کے معاملہ میں اتنی وسیع تھی کہ لاکھوں احادیث کی

۱۔ اشرف الشذی -

۲۔ ایضاً -

۳۔ محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص ۱۴۹ -

۴۔ ایضاً ص ۱۸۳ -

چھان بین کے بعد سنسنی کا یہ نسخہ مرتب فرمایا، جن میں ۵۰ ہزار کے قریب احادیث ہیں۔ لیکن ان کی اپنی رائے یہ تھی کہ اگر آدمی سمجھا رہا ہو تو اس کی دنیا و عقبیٰ کی فلاح صرف چار احادیث کے فہم و عقل پر موقوف ہے جو یہ ہیں۔

۱۔ ”تمام اعمال کی مقبولیت کا دار و مدار صرف نیتوں پر ہے۔“

۲۔ ”انسان کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔“

۳۔ ”مومن حقیقی مومن نہیں ہو سکتا کہ جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی بات پسند نہ کرے جس کو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔“

۴۔ ”حلال و حرام واضح ہیں مگر ان کے درمیان بعض مشتبہ و مشکوک چیزیں بھی ہیں جو ان سے بچے گا، وہ اپنے دین اور اپنی عزت کو محفوظ کر سکے گا۔“

امام ابو داؤدؒ نے ان چار حدیثوں کو انسان کے لیے کافی بتایا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ زندگی کے سارے معاملات پر حاوی ہیں۔

مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ کافی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دین کے مشہودات قواعد کلیہ جاننے کے بعد جذبات دین معلوم کرنے کے لیے کسی مجتہد کو ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہ غرض یہ کہ اگر کوئی شخص ضروریات دین سے واقف ہے اور ان موٹی موٹی باتوں پر عمل پیرا ہے، جو بنیادی اور اساسی ہیں، تو ان چار حدیثوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جو درحقیقت زندگی کے چار اصول ہیں اس کی دنیا و عقبیٰ کی تمام الجھنیں دور ہو جائیں گی، اور دنیا میں یوں رہے گا جیسے جنت میں ہے۔

پہلی حدیث اعمال زندگی میں کے اس زریں اصول کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ اس کا رخسانہ تنگ و دو میں اصل شے نیتوں کا اخلاص ہے، اعمال کا حجم یا ضخامت نہیں، بسا اوقات ایک عمل جو اپنے پھیلاؤ اور وسعت کے اعتبار سے پہاڑ کی طرح نمایاں اور بلند ہے، محض اخلاص کے نہ ہونے سے حقیر ذرہ سے بھی کم ہے۔ ٹھیک اسی طرح یہ ہو سکتا ہے کہ ایک عمل جو بظاہر حقیر ہے اخلاص و حسن نیت کی وجہ سے عند اللہ اتنی بڑی قیمت پائے جو بڑے سے بڑے عمل کی ہو سکتی ہے۔

دوسری حدیث مسلمان میں ذمہ داری کے احساسات کو پیدا کرتی اور ابھارتی ہے۔ اس کا منشا یہ ہے کہ یہاں فرائض و واجبات کی فہرست اتنی طویل ہے کہ لغویات کے لیے سرے سے فرصت نہیں۔

تیسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ معاملات اور بتاؤ میں ایک محکم احساس تک سب کی رسائی ہو جائے۔ یعنی اگر ایک شخص اس اصول کو سامنے رکھے کہ اُس کے مقابلہ میں دوسرا انسان اس کے کسی نوع کے معاملہ کی توقع رکھ سکتا ہے اور اس پر یوں غور کرے کہ اگر میرا معاملہ ہو تو میں اپنے لیے کیا طرز عمل اختیار کروں گا تو یقین جانیے کہ بد معاملگی اور ایذا و فریب دہی کی وارداتیں بالکل بند ہو جائیں۔

چوتھی حدیث میں ایک بہت بڑا سبق ہے، یعنی ہر مسلمان زندگی کے ہر پہلو پر بھی نگاہ رکھے کہ حلال و حرام کے ارتکاب میں اس کے سامنے کیا اصول ہیں۔ جہاں تک ان باتوں کا تعلق ہے جو جائز اور درست ہیں، وہ بھی معلوم ہیں اور ممنوعات بھی نظروں سے اوجھل نہیں۔ احتیاط اور تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ درمیان کی ان صورتوں پر غور کرے جو حلال اور حرام کے بین بین ہیں۔ اگر یہاں احتیاط بڑی تو پھر واقعی حرام کے ارتکاب سے بچ گیا۔ ورنہ خطرہ ہے کہ حرام و ممنوع کی حدود تک نہ پہنچ جائے۔

سنن ابو داؤد کی شرح و حواشی | سنن ابو داؤد کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر علماء و محدثین نے اس کے ساتھ پورا اعتنا کیا۔ اور اس کی متعدد شرحیں، حواشی اور مستخرجات لکھے۔ چند مشہور شرح یہ ہیں:-

۲۔ مرقاة الصعود للبیہقی (م ۹۱۱ھ)

۱۔ معالم السنن للخطابی

۳۔ تہذیب السنن لابن القیم (۷۵۸ھ)

برصغیر پاک و ہند میں سنن ابو داؤد کی شرح و حواشی | سنن ابو داؤد پر برصغیر پاک و ہند میں علما نے کرام نے خاص توجہ دی۔ جہاں تک میری اس سلسلہ میں رسائی ہو سکی ہے۔ اس کی

تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ غایۃ المقصود شرح ابی داؤد از علامہ شمس الحق ڈیوانوی۔ عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ)

یہ مشہور و معروف اور علمی شرح علامہ مرحوم نے ۳۲ جلدوں میں لکھی تھی۔ ابھی اس کی جلد اول ہی شائع ہوئی تھی کہ شارح کا انتقال ہو گیا۔ یہ پوری شرح علامہ مرحوم کے کتب خانہ عظیم آباد (پٹنہ) میں موجود ہے۔

۲۔ عون المعبود فی شرح سنن ابو داؤد! از علامہ شمس الحق عظیم آبادی۔ علامہ مرحوم نے گویا غایۃ المقصود کی تلخیص کی ہے۔ یہ چار جلدوں میں طبع ہو کر قبول عام حاصل کر چکی ہے۔ اب حال ہی میں فاروقی کتب خانہ ملتان نے اسے دوبارہ شائع کیا ہے۔

۳۔ رحمت الودود علی رجال سنن ابی داؤد، از مولانا محمد رفیع شکرانوی بہاری (م ۱۳۳۷ھ)

۴۔ عون الودود از مولانا محمد عیدر آبادی۔ مختصر حاشیہ سنن ابو داؤد

۵۔ حاشیہ سنن ابو داؤد۔ از استاد پنجاب مولانا حافظ عبد المنان محدث وزیر آبادی (م ۱۳۳۷ھ)

استاد پنجاب نے اپنی زندگی میں ۸۰ مرتبہ صحاح ستہ کا درس دیا۔ اس دوران آپ نے سنن ابی داؤد کا حاشیہ لکھوایا۔ یہ حاشیہ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے اور کتب خانہ حافظ عبد المنان وزیر آباد میں محفوظ ہے۔ یہ کتب خانہ مولانا عبد الرحمن صاحب عتیق خطیب جامع اہل حدیث وزیر آباد کی تحویل میں ہے۔

۶۔ حاشیہ سنن ابو داؤد۔ بنام فیض الودود۔ از مولانا محمد عطاء اللہ صاحب حنیف نظرہ العالی

مدیر الاعتصام۔

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ اب جماعت اہل حدیث کے ممتاز علماء میں سے ہیں۔ سنن ابو داؤد کے حاشیہ کے ساتھ نسائی شریف کی شرح بھی لکھ چکے ہیں۔ یہ ایک علمی اور معلوماتی حاشیہ ہے۔ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔

۷۔ اب معلوم ہوا ہے کہ جمعیت اہل حدیث بنارس اس کے طبع کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر یہ شرح طبع

ہو گئی تو جمعیت اہل حدیث بنارس کا بہت بڑا علمی کارنامہ ہوگا۔ (عراق)

۸۔ شرح نسائی کا مفصل تعارف امام نسائی کے حالات میں آئے گا انشاء اللہ (مؤلف)

لکھنؤ، ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات۔ ص ۴۴۔

۷۔ بذل الجہود فی شرح سنن ابی داؤد، از مولانا خلیل احمد سہارنپوری (دم ۱۳۲۶ھ)
یہ عربی شرح ۵ جلدوں میں ہے۔ بہت علمی اور معلوماتی شرح ہے۔ یہ شرح طبع ہو کر قبول
عام حاصل کر چکی ہے۔

۸۔ شرح سنن ابی داؤد۔ از مولانا سید انور شاہ کشمیری (دم ۱۳۲۶ھ)۔ یہ مولانا کی تقاریر کا
مجموعہ ہے اور ۲ جلدوں میں ہے۔

۹۔ التعلیق الحمود علی سنن ابی داؤد۔ از مولانا فخر الحسن تلمیذ مولانا رشید احمد گنگوہی (دم ۱۳۲۶ھ)
یہ بہت علمی اور ضخیم حاشیہ ہے۔

۱۰۔ اردو شرح سنن ابی داؤد۔ از مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (دم ۱۳۳۸ھ)
۱۔ دو میں شاید ہی اس سے زیادہ مفصل اور مکمل شرح شائع ہوئی ہو۔ ترجمہ میں تمام مباحث
کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

امام ابو داؤد کی وفات | زندگی کا بیشتر حصہ بغداد میں گزارا۔ اور بغداد ہی میں سنن ابی داؤد کی
تالیف کی۔ ۲۸ھ میں بغداد سے بصرہ منتقل ہو گئے۔ اور ۳۵ھ میں بصرہ ہی میں انتقال کیا۔